بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۱۸ امان ۱۳۴۶ھش ۶ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ ۱۸ مارچ ۱۹۶۷ء | نمبر ۵۹

# اخبار احمدیہ

• ربوہ ۱۷ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ دوا کا کورس مکمل ہوگیا ہے۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب جماعت صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

• ربوہ ۱۷ مارچ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل پھر ٹمپریچر ۹۹ درجہ تک ہوگیا۔ نیز نزلہ کی بھی شکایت ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

• ربوہ ۱۷ مارچ۔ حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:۔
"میری والدہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی طبیعت تشویشناک طور پر علیل ہے۔ دو روز سے نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری ہے۔ احباب درد دل سے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ موصوفہ کو صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے آمین۔"

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# مسلمانوں کو انگریزی طب سے نفرت نہیں چاہیئے

## انسان کو چاہیئے مفید بات جہاں سے ملے وہیں سے لے

"مسلمانوں کو انگریزی طب سے نفرت نہیں چاہیئے اَلْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ۔ حکمت کی بات تو مومن کی اپنی ہے۔ گم ہو کر کسی اور کے پاس چلی گئی تھی۔ پھر جہاں سے ملے جھٹ قبضہ کرلے۔ اس میں ہمارا یہ منشاء نہیں کہ ہم ڈاکٹری کی تائید کرتے ہیں بلکہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ بموجب حدیث کے انسان کو چاہیئے کہ مفید بات جہاں سے ملے وہیں سے لے لے ہندی، جاپانی، یونانی، انگریزی ہر طب سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے اور اس شعر کا مصداق اپنے آپ کو بنانا چاہیئے

تمتع زہر گوشہ یافتم
زہر خرمنے خوشہ یافتم

تب ہی انسان کامل طبیب بنتا ہے۔ طبیبوں نے تو عورتوں سے بھی نسخے حاصل کئے ہیں۔ لیس الحکیم الا ذو تجربۃ لیس الحلیم الا ذو عسرۃ۔ حکیم تجربہ سے بنتا ہے اور حلیم تکالیف اٹھا کر حلم دکھانے سے بنتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص۱۸۹)

علم طب کے اعلیٰ ترین بین الاقوامی معیار پر

# فضل عمر ہسپتال میں مکمل طبی معائنہ کا مفت انتظام

## معائنہ کراچی کے لائق اور ماہر ڈاکٹروں کی ایک ٹیم کر رہی ہے

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

یہ خبر سنکر تمام بہنوں اور بھائیوں کو خوشی ہوگی کہ فضل عمر ہسپتال میں ایک خاص انتظام کے ذریعہ مکمل طبی معائنے کا مفت بندوبست کیا گیا ہے۔ معائنہ جدید علم طب کے اعلیٰ ترین بین الاقوامی معیار پر کیا جا رہا ہے جس میں بجلی کے ذریعہ دل کے مکمل ٹسٹ۔ نیز خون اور پیشاب کے تمام ٹسٹ شامل ہیں۔ معائنہ کراچی کے لائق اور ماہر ڈاکٹروں کی ایک ٹیم کر رہی ہے مستورات کے لئے لیڈی ڈاکٹروں کا انتظام ہے۔ اگر یہی ٹسٹ پرائیوٹ طور پر کروائے جائیں تو اس پر کافی اخراجات ہوں گے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس انتظام پر خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے اور تاکید فرمائی ہے کہ اس نہایت عمدہ اور مفید انتظام سے سب اہالیان ربوہ مرد اور عورتیں جن کی عمر ۲۰ سال سے زائد ہے لازمی طور پر فائدہ اٹھائیں۔

صدر صاحبان محلہ جات کے ذریعہ احباب اور بہنوں کو محلہ وار موقعہ دیا جا رہا ہے موجودہ انتظام کے ماتحت ضروری ہے کہ کم از کم اسّی مرد اور عورتیں روزانہ تشریف لائیں۔ مردوں کے لئے ۹ بجے سے ۱۲½ بجے تک اور مستورات کے لئے ۱½ بجے سے ۵½ بجے شام تک کا وقت مقرر ہے۔ احباب اور بہنیں وقت پر روزانہ اپنے محلہ کی باری پر تشریف لے آیا کریں۔ امید ہے کہ کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے گا جس کا ٹسٹ نہ ہو جائے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۶۷ء

# بڑی عید آرہی ہے

بڑی عید ہر سال آتی ہے۔ بڑی عید کے کئی نام ہیں۔ حج کی عید۔ قربانیوں والی عید۔ عید الضحیٰ۔ عید الاضحیہ لکھے پڑھے لوگ عید الاضحیہ کا لفظ استعمال کرتے ہیں اس کے معنی بھی قربانیوں والی عید کے ہیں۔ لیکن یہاں عام لوگ زیادہ تر بڑی عید یا زیادہ سے زیادہ، قربانیوں والی عید یا عید قرباں کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ لیکن اہل علم اس کو غلط العوام سمجھتے ہیں۔ اس کے معنی ہیں ضحیٰ یعنی روشنی کی عید۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہ لفظ استعمال کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ بڑی عید کے لئے یہ لفظ بھی بامعنی ہے غلط نہیں ہے۔ عید الفطر تو عموماً سحری کے وقت سے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ مگر بڑی عید دن چڑھے سے شروع ہوتی ہے۔ عید الفطر چونکہ روزوں کے بعد آتی ہے اور لوگوں کو سحری کے وقت کھانے کی عادت سی ہو جاتی ہے۔ اس لئے عموماً کھانے پکانے کا کام سحری کو ہی شروع ہو جاتا ہے۔ مگر بڑی عید کے دن عموماً قربانی دینے والے صبح روزے سے رہتے ہیں اور قربانی کے گوشت سے روزہ کھولتے ہیں۔ اس وقت خاصہ دن چڑھ آیا ہوتا ہے۔ روشنی پھیل چکی ہوتی ہے۔ ضحیٰ کا عالم ہوتا ہے۔ عید کی نماز سے عید شروع ہو جاتی ہے اور نماز کے بعد قربانی دی جاتی ہے۔ اس لئے بڑی عید کو اگر عید الضحیٰ کہا جائے تو غلط نہیں سمجھنا چاہیئے۔

یہ عید سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم الشان قربانی کی یادگار میں منائی جاتی ہے۔ قرآن کریم میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ آپ نے ایک خواب کی بناء پر اپنے نہایت پیارے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو جبکہ ان کی عمر ابھی دس بارہ سال کی ہوگی، اللہ تعالیٰ کے حکم سے قربان کرنا چاہا۔ مگر عین اس وقت جب آپ اس گلے مقدس پر چھری پھیرنے ہی والے تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو روک دیا اور فرمایا کہ آپ کی قربانی قبول ہوگئی ہے۔ اب آپ ایک بکرا یا مینڈھا ذبح کر دیں کافی ہے۔

انسانی قربانی کا رواج قدیم سے چلا آتا تھا۔ اس واقعہ سے اللہ تعالیٰ انسانی قربانی کو ممنوع قرار دینا چاہتا تھا۔ اور اس کی بجائے ایک اور قسم کی قربانی کا آغاز کرنا چاہتا تھا۔ جو ذبح کی قربانی سے بھی کہیں زیادہ اولوالعزمی اور فرمانبرداری کی شان رکھتی ہے۔

عام طور پر تو بکرے۔ دنبے۔ گائے اور اونٹ کی قربانی کو قربانی سمجھا جاتا ہے۔ اور اسی لئے قربانیوں والی عید یا عید الاضحیہ کہتے ہیں۔ لیکن وہ حقیقی قربانی جو اس عید میں مضمر ہے اس سے کم لوگ ہی متاثر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صبر و رضا اور سیدنا حضرت اسمٰعیل کی فرمانبرداری کی آزمائش کی تھی وہ اس عظیم الشان قربانی کا پیش خیمہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں باپ بیٹوں کو اس آزمائش میں کامل پایا۔ اور ان کے وہ کام سپرد ہوا جس سے خانہ کعبہ ہمیشہ کے لئے اسلام کا عظیم الشان مرکز رہتی دنیا تک بن گیا ہے۔

باپ بیٹوں کی قربانی یہ تھی کہ سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی زندگی الٰہی خدمت کے لئے وقف ہوگئی۔ یہ وقف زندگی ہی دراصل وہ قربانی ہے جس کی بنیاد اس عظیم الشان آزمائش کے نتیجہ میں رکھی گئی۔ یہ ایک نئی روشنی تھی جو اللہ تعالیٰ کے نام پر قربان ہونے کے فعل کو عطا کی گئی۔ انسانی قربانی تو ایک اضطراری فعل ہو سکتا ہے۔ مگر تمام عمر کے لئے اپنے آپ کو خدا اور صرف حق کی خدمت کے لئے وقف کر دینا انسانی صبر آزمائی کا نقطۂ کمال ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نام پر اپنی زندگی کا ہر لمحہ وقف کر دینا دراصل اپنی زندگی کے ہر لمحہ کی قربانی کے مترادف ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی قربانی کی شان کچھ اور ہی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے وقف زندگی قربانیوں کا ایک غیر مختتم تسلسل ہے۔ ؎؎

۴۴ جس سے انسان کو حیات جاوداں ملتی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اسی قربانی کا پھل ہے۔ کہ مکہ مکرمہ کی مقدس سرزمین میں اس انسان کی پیدائش ہوئی جس کے لئے خود اللہ تعالیٰ نے اپنے الفاظ میں یوں نقشہ کھینچا ہے۔

قل انّنی ھدٰنی ربّی الٰی صراط مستقیم دیناً قیماً ملّة ابراھیم حنیفاً وماکان من المشرکین۔ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین لا شریک لہ وبذٰلک امرت وانا اول المسلمین

(الانعام آیت ۱۶۲۔۱۶۳)

(تو ان سے) کہہ دے کہ مجھے میرے رب نے یقیناً سیدھے راستہ کی طرف راہ نمائی کی ہے۔ ایسے دین کی طرف جو بغیر کسی کجی کے ہے یعنی ابراہیم کے دین کی طرف جو (سچائی پر) قائم تھا۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔ تو (ان سے) کہہ دے کہ میری نماز میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے (اور) اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی (امر) کا حکم دیا گیا ہے۔ اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے بے شک ایک عظیم الشان نمونہ صبر و رضا اور فدائیت کا پیش کیا ہے۔ اسی نمونہ کا اعادہ سیدنا حضرت خاتم النبیین سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم ابا بنا وامہاتنا کے عظیم الشان اسوہ حسنہ کی صورت میں ہمارے سامنے رکھا گیا ہے۔ یہ ملت ابراہیم کا ثمر شیریں امت محمدیہ کہلاتا ہے۔ جس کے فیض کے بغیر اور جس کے اتباع کے بغیر اب کوئی درجہ برکات روحانیہ کا حاصل نہیں ہو سکتا۔ الغرض آج اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے جو خوش نصیب زندگی وقف کرتا ہے۔ وہ اسی چشمۂ آب حیات سے سیراب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کو اس نعمت کے حصول کی توفیق ارزانی فرمائی ہے۔ بحمد اللہ العظیم۔

حقیقت یہ ہے کہ جماعت کا ہر رکن جو یہ عہد کرتا ہے کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" وہ اسی وقف زندگی کا عہد کرتا ہے اور جو وقف زندگی یا عارضی وقف کے نام سے موسوم ہیں۔ وہ دراصل وقف للّٰہی کی ہی خاص صورتیں ہیں جن کو امام وقت متعین کرتا ہے۔ یہی عید الضحیٰ کی روشنی ہے جس سے ہماری زندگیاں منور ہیں۔

اللّٰھم زد فزد

---

حدیث النبیؐ

## عیدین پر روزہ رکھنے کی ممانعت

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انہ صلی العید یوم الاضحیٰ قبل الخطبة ثم خطب فقال یا ایھا الناس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نہاکم عن صیام ھذین الیومین اما احدھما فیوم فطرکم من صیامکم واما الاخر فیوم تاکلون فیہ من نسککم

ترجمہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بقر عید کے روز خطبہ سے پہلے عید پڑھی اور پھر خطبہ سنانے کے بعد کہا اے لوگو! رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں عیدوں کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ اول عید تو تمہارے روزوں کے افطار کا دن ہے۔ اور دوسری تمہاری قربانی کا گوشت کھانے کا دن ہے۔

(بخاری کتاب الاضاحی)

# خطبہ عید الاضحیٰ

## کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی جب تک کہ اس کے افراد ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کیلئے تیار نہ ہوں

## ہمیں ایسے افراد کی بھی ضرورت ہے جو اموال کی قربانی دیں اور ایسا گروہ بھی درکار ہے جو کلّی طور پر خدمتِ دین میں لگا رہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

فرمودہ ۲۰ رمئی ۱۹۲۹ء

یہ عید ایک

### بہت بڑی قربانی کی یاد

میں ہے۔ اور یہ عید اس واقعہ کو یاد رکھنے کے لئے ہے کہ خدا کی قائم کردہ جماعتوں اور اس کے بنائے ہوئے سلسلوں میں کچھ افراد ایسے ہوں جو اپنی زندگیوں کو کلّی طور پر دین کے لئے وقف کر دیں۔ مَیں جیسا کہ کئی دفعہ بیان کیا ہے ہرگز یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ فرمایا کہ واقعہ میں اپنے بچّہ کو ذبح کر دو۔

### انسانی قربانی

کبھی بھی شریعتِ اسلامیہ سے ثابت نہیں کہ دنیا میں جائز قرار دی گئی ہے۔ قرآن شریف نے حضرت آدمؑ کے زمانہ کی قربانی کا ذکر کیا ہے۔ اس سے بھی پتہ لگتا ہے کہ انسان کی قربانی نہیں بلکہ دوسرے جانوروں کی قربانی کی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ انسان کی قربانی کا بکرے کی قربانی کو قائم مقام قرار دیا گیا۔ یہ بات ان معنوں میں تو صحیح ہے کہ ایک انسان کی قربانی کا نشان قائم رکھنے کے لئے بکرے وغیرہ کی قربانی کا حکم دیا گیا ہے مگر یہ کہنا کہ پہلے انسان کی قربانی کا حکم تھا جسے بدلا گیا یہ غلط ہے کیونکہ حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں کی قربانی کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے مگر انہوں نے انسانی جانوں کی قربانی نہیں کی بلکہ دوسرے جانور کی کی۔ ان کے متعلق جو روایات آتی ہیں وہ سچی ہوں یا جھوٹی ان سے پتہ لگتا ہے کہ ایک نے بکرے کی قربانی کی اور دوسرے نے اور چیزوں کی۔ پس اگر وہ روایات صحیح ہوں یا ان کا کوئی حصّہ صحیح ہو تو یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک

### جانوروں کی قربانی کا رواج

رہا ہے۔ ایسی حالت میں یہ کہنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ تک انسانوں کی قربانی کی جاتی تھی پھر بکرے کی قربانی مقرر ہوئی یہ درست نہیں جبکہ ابتداء سے ہی یہی ثابت ہوتا ہے کہ الٰہی سلسلوں میں انسان کی قربانی کبھی نہیں دی گئی بلکہ اور جانوروں کی دی جاتی تھی۔ کبھی بچوں کو قربان کرنے کا حکم نہ دیا گیا۔ تو پھر یہ خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی قربانی کو موقوف کرنے کے لئے حضرت ابراہیم کو پہلے بچّہ کی قربانی کا حکم دیا اور پھر اسے بدل دیا یہ صحیح نہیں ہے حقیقت یہ

ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رؤیا میں دکھایا گیا کہ وہ بچّہ کو ذبح کر رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ تھا کہ بچّہ کو ایک وادیٔ غیر ذی زرع میں چھوڑ آئیں تاکہ وہ کلّی طور پر خدمتِ دین میں لگ جائے۔ گویا دنیوی لحاظ سے اسے قربان کر دیا گیا۔ یہ ایک پیشگوئی تھی جو رؤیا میں حضرت ابراہیم کو دکھائی گئی۔ مگر حضرت ابراہیمؑ نے وفورِ محبّت میں بیٹے کو خدا کے لئے ذبح کرنا چاہا۔ یعنی اپنی قوم کے رواج کے ماتحت جو خدا تعالیٰ کا قائم کردہ نہ تھا بلکہ لوگوں کا اپنا بنایا ہوا تھا بیٹے کو قربان کرنا چاہا۔ خدا تعالیٰ ان کے اخلاص اور محبّت کو دیکھ کر اور بھی ان پر خوش ہوا اور کہا اے ابراہیم! جس طرح تُو ظاہری قربانی کرنے کے لئے تیار ہو گیا ہے مَیں ظاہری لحاظ سے بھی اسے بچاؤں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ خدا تعالیٰ نے اس

### وادیٔ غیر ذی زرع

میں رزق پہنچانے کے ایسے سامان پیدا کر دئے کہ وہاں کے رہنے والے رزق کی وجہ سے ہلاک نہ ہوں۔

پھر جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ عظیم الشان کام کسی اور کے سپرد نہ کیا تھا اور یہ نہیں کہا تھا کہ مَیں اپنے بیٹے کا ذبح ہونا دیکھ نہیں سکتا کوئی زید یا بکر چھری چلا دے بلکہ خود چھری چلانے کے لئے تیار ہو گئے تھے اسی طرح خدا تعالیٰ نے ان کے بچے کو بچانے کے لئے بھی انہیں کسی انسان کا ممنون نہیں بنایا بلکہ اس کے لئے خود چشمہ پھوڑا جس سے اس بچّہ نے پانی پیا۔ اس طرح کسی انسان کی مدد اور دستگیری سے اسے بچا لیا۔

یہ ایک زبردست نشان ہے اس بات کا کہ قوم کے بعض افراد کو خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کر دینی چاہیئے۔ گویا ظاہری طور پر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دینا چاہیئے تاکہ دوسرے ہلاکت سے بچ جائیں۔ یہ نشان ہے جو خدا تعالیٰ نے اس رؤیا سے قائم کیا۔ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی سلسلہ اور کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی جب تک اس کے افراد کلّی طور پر اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ اور بعض جزوی طور پر قربانی نہ کریں۔ کلّی طور پر تو اس طرح کہ اپنے تمام اوقات خدمتِ دین میں صرف کر دیں اور جزوی طور پر اس طرح کہ کچھ اوقات دین کے لئے خرچ کریں اور کچھ دنیا کمانے کے لئے خرچ

کریں۔ چنانچہ قرآن کریم سے یہ

## دونوں قسم کی قربانی

معلوم ہوتی ہیں۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام والی قربانی بھی۔ اور حضرت اسحٰق علیہ السلام والی قربانی بھی۔ حضرت اسمٰعیل کی کلّی طور پر قربانی کی گئی۔ کہ کلّی طور پر خدمتِ دین کیلئے وقف کر دئے گئے۔ اور حضرت اسحٰق کو اپنے ملک میں رہنے دیا گیا تاکہ کاروبار کریں اور کچھ حصہ دین کی خدمت میں لگائیں۔ جزوی قربانی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ممّا رزقناھم ینفقون۔ ہر ایک مومن اپنے اموال میں سے کچھ دین کے لئے خرچ کرے۔ یہ حضرت اسحاق علیہ السلام والی قربانی ہے۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کلّی طور پر اپنے آپ کو خدمت میں لگا دینا اور اس کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دینا ہے۔ جب تک کسی قوم میں دونوں قسم کی قربانیاں کرنے والے نہ ہوں وہ قوم کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اس میں شک نہیں کہ اگر سارے کے سارے افراد کلّی طور پر خدمتِ دین میں لگ جائیں اور دنیوی کام چھوڑ دیں تو یہ سوال پیدا ہوگا کہ دین کی مالی ضرورتیں کس طرح پوری ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ منشاء نہیں کہ تمام کے تمام لوگ سب کاموں کو چھوڑ کر خدمتِ دین میں لگ جائیں۔ دین کی خدمت کے لئے مال کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر مال نہ ہو تو کام چل نہیں سکتا۔ لیکن اگر قوم کے سارے کے سارے افراد مبلّغ بن جائیں اور اپنا سارا وقت تبلیغِ دین میں صرف کریں تو ٹریکٹ اور کتابیں کس طرح شائع ہوں۔ ان کے لئے اخراجات کہاں سے آئیں۔ بات یہ ہے کہ دین کے بعض کام ایسے ہیں جن کے لئے مال کی ضرورت ہے۔ رعب کی ضرورت ہے۔ جتھہ اور دبدبہ کی ضرورت ہے۔ اور یہ باتیں دنیوی کاموں سے حاصل ہوتی ہیں۔ پس جماعت کا ایک حصہ اور بڑا حصہ ایسا ہونا ضروری ہے جو دنیوی مال کمائے اور اس میں سے دین کے لئے خرچ کرے۔ ایک حصہ اور ہو۔ اور وہ تھوڑا حصہ ہو جو دین کے لئے وقف ہو۔ یہی کام دن رات کرے اور اسی میں لگا رہے۔ جماعت کو دشمنوں کے جوڑ توڑ سے واقف کرتا رہے۔ ان کے مقابلہ میں مصروف رہے۔ یہ دو سلسلے ہیں جن سے مل کر کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اسی کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ڈالی۔ اور

## اسی کی یاد کے لئے یہ عید ہے

بہت لوگ کہتے ہیں قربانی کی کیا ضرورت ہے جان ضائع کرنے سے کیا فائدہ حالانکہ قربانی کرنا بھی مشق چاہتا ہے۔ کوئی کام بغیر مشق کے نہیں ہو سکتا۔ مجھے خوب یاد ہے بچپن میں نجار ہمارے گھر کام پر لگے ہوئے تھے۔ جب ہم سکول سے پڑھ کر آتے تو وہ اپنے اوزاروں کو ہاتھ نہ لگانے دیتے۔ ایک دن ایک نجار اپنے اوزار یونہی چھوڑ کر چلا گیا اس لئے مجھے موقع مل گیا۔ میں اور دوسرے ساتھ کھیلنے والے لڑکے بہت خوش ہوئے۔ میں نے تیشہ پکڑ کر ایک ہی ضرب لگائی کہ وہ میرے ہاتھ کے انگوٹھے پر لگی جس کا اب بھی نشان ہے۔ تو بغیر مشق معمولی ضرب بھی نہیں لگائی جا سکتی۔ حالانکہ ہم انہیں تیشہ چلاتے دیکھ کر سمجھا کرتے ان سے اچھا ہم چلا لیں گے۔ چونکہ انسان کو ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ خدا کی راہ میں جان کی قربانی کرنے کے لئے تیار رہے۔ اور جب تک ظاہری قربانی نہ ہو یہ ہو نہیں سکتا۔ جب تک

## خون بہانے کی مشق

نہ ہو جان دینے کے لئے انسان تیار نہیں ہو سکتا۔ پھل اور سبزیاں کھانے والے بہادری کے ساتھ خون بہانے کے لئے کبھی تیار نہ ہوں گے۔ کہا جائے گا کہ گائے کے لئے ہندو مسلمانوں کو مار ڈالتے ہیں مگر یہ ان کی قربانی نہیں ہوتی بلکہ بزدلی ہوتی ہے جن میں طاقت اور قوت کے ساتھ بہادری ہوتی ہے وہ کسی کو تباہ کرنے پر دلیری نہیں کیا کرتے بلکہ وہ موقع دیتے ہیں۔ میں نے کئی دفعہ بلّی چوہے کی مثال سنائی ہے۔ بلّی چوہے کو پکڑ کر چھوڑ دیتی ہے جب وہ بھاگنا چاہتا ہے تو پھر پکڑ لیتی ہے۔ وہ اسے یہ بتانا چاہتی ہے کہ چوہا اس کے ہاتھ سے نکل نہیں سکتا تو فنا کر دینے پر آمادہ ہو جانا بزدلی کی علامت ہے۔ بہادر انسان اتنا ہی نقصان پہنچاتے ہیں جس قدر بقا کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ جتنے بڑے بڑے بہادر ہوئے ہیں اتنے ہی زیادہ عفو کرنے والے ہوئے ہیں۔ اور جتنے ایسے بزدل ہوئے ہیں جنہیں دوسروں کو تباہ کرنے کے سامان ہاتھ آگئے وہ فنا کرتے گئے۔ سچّی بہادری یہی ہوتی ہے کہ دشمن پر قابو پانے کے بعد اتنی ہی تکلیف پہنچائے جو اس کے لئے اور اس کی قوم کے لئے ضروری ہو اور پھر عفو کر دیا جائے۔ غرض قربانی کے لئے انسان سوائے مشق کے تیار نہیں ہو سکتا۔ اور یہ مشق اس عید کے موقع پر اس طرح کرائی جاتی ہے کہ انسان اپنے ہاتھ سے جانور ذبح کرے تاکہ جب خدا کے لئے خون بہانے کی ضرورت ہو تو خون بہائے۔ اور جب رُک جانے کا حکم ہو تو رُک جائے۔ چنانچہ ان دنوں خون بہایا بھی گیا ہے اور شان بہانے سے روکا بھی گیا ہے۔ مسلمان آج خون بہا رہے ہیں مگر آج سے دس بارہ دن پہلے مکّے کی سرزمین میں شکار کرنے سے منع کر دیا گیا۔ غرض خدا تعالیٰ نے اس تقریب پر یہ مشق کرائی ہے کہ جب خون بہانے کے لئے کہا جائے تو خون بہاؤ۔ اور جب کہا جائے مت بہاؤ تو رُک جاؤ۔ پس اس عید میں دونوں قسم کے نظارے رکھے گئے ہیں۔ اور یہ تمثیلی زبان میں دلیری اور جرأت پیدا کرنے کے لئے مشق کا سامان ہے اس سے فائدہ اٹھا کر حقیقی قربانی کے لئے تیاری کرنی چاہیئے۔ اور ہماری جماعت میں

## دونوں قسم کی قربانی کرنے والے ہونے چاہئیں

وہ بھی جو دنیا میں ترقی کریں اور اپنے اموال کو خدا کے دین کے لئے صرف کریں اور وہ بھی جو کلّی طور پر خدمتِ دین میں اپنے آپ کو لگا دیں اور دن رات اسی کام میں لگے رہیں۔ خدا تعالےٰ ہماری جماعت میں دونوں قسم کے لوگ پیدا کرے جو نیک نیّتی سے اپنا اپنا کام کریں۔ انہیں اپنے کام پر استقلال حاصل ہو اور وہ اسے اپنے لئے نعمت سمجھیں۔ نہ وہ ہوں جو دنیوی ترقی کریں۔ اور پھر اس پر فخر کریں کہ انہوں نے کوئی دین کا بڑا کام کیا ہے۔ نہ وہ ہوں جو دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ اور پھر کہیں ان کی قربانی کی قدر نہیں کی گئی۔ ان کی قربانیاں خدا کے لئے ہی ہوں اور اسی سے بدلا چاہیں۔

(الفضل ۲۸ر مئی ۱۹۲۹ء)

---

## قائدین کرام متوجّہ ہوں

مجالس اطفال الاحمدیہ کی طرف سے مرکز میں بہت کم رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں ہر ماہ باقاعدگی سے رپورٹ بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ اگر کسی مجلس کے پاس رپورٹ فارم موجود نہ ہوں تو مرکز سے منگوا لیں۔

سیکرٹری عمومی

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

## حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

# قربانی کی حقیقت اور اس کا بنیادی مقصد

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ سعۃ ولم یضح فلا یقربن مصلانا

(مسند احمد)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو مالی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو ایسا شخص ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔

تاریخ اسلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت کے دوسرے سال میں عید الاضحیہ کا آغاز ہوا اور یہ قربانی دراصل حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی یاد میں ہر سال صاحب استطاعت و حیثیت مسلمان کرتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک خواب میں دیکھا تھا کہ میں اپنے بیٹے اسمٰعیل کو ذبح کر رہا ہوں اس خواب کی تعبیر بہت ہی شاندار اور دوررس نتائج کی حامل تھی خدا تعالیٰ نے انسانی قربانی کی جگہ جانور کی قربانی کا ارشاد فرمایا جس سے یہ بتلانا مقصود تھا کہ اس ظاہری قربانی کا مقصد تعمیری ہے کہ قومیں بغیر قربانی اور جذبہ ایثار کے ترقی حاصل نہیں کر سکتیں اور قربانی کے بغیر تزکیہ نفس اور تقویٰ پیدا نہیں ہو سکتا ورنہ قربانی کا گوشت اور خون خدا کو نہیں پہنچتا بلکہ تمہارے تقویٰ کا جذبہ اس تک پہنچتا ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم (الحج)

ایک دفعہ صحابہ کرامؓ نے ایسے استفسار کیا کہ یارسول اللہ ما ھذہ الاضاحی قال سنۃ ابیکم ابراھیم قالوا فما لنا فیھا یارسول اللہ قال بکل شعرۃ حسنۃ" کہ یارسول اللہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تمہارے بزرگ ابراہیم کی یہ سنت ہے۔ اس پر صحابہ نے عرض کیا تو ہمارے لئے اس میں کیا اجر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قربانی کے جانور کے جسم کا ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے۔ اس قربانی کے ذریعہ مسلمانوں کو مالی قربانی جذبات کی قربانی اور عزت و عظمت کی قربانی کی تربیت دینی مقصود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قربانی کرنے والے شخص کو خود اپنے ہاتھ سے قربانی کرنی چاہیئے یا کم از کم اپنی آنکھوں کے سامنے قربانی کروائے۔ آج کے الحادی زمانہ میں بعض طبائع قربانی کے خلاف ہیں اور اسے اقتصادی لحاظ سے غلط قرار دیتے ہیں ایسے اشخاص کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ قربانی کے ارشاد کی بناء قرآن کریم نے رکھی ہے اور اس بنیاد کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ نے زندہ کیا اور آپ کے متعدد ارشادات اور فرمودات نے اس کو مستحکم فرمایا۔ چنانچہ فقہ کی مشہور کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعۃ میں لکھا ہے:-

اجمع المسلمون علی مشروعیتھا

یعنی عید الاضحیٰ کی قربانیوں کے وجوب پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔

### ضروری مسائل قربانی

۱۔ قربانی کے جانور میں کسی قسم کا نقص نہیں ہونا چاہیئے اور وہ بے عیب ہو۔ سینگ ٹوٹا ہوا نہ ہو۔ بیمار اور دبلا نہ ہو۔ لنگڑا نہ ہو۔ کان کٹا ہوا نہ ہو۔

حدیث شریف میں آیا ہے

احب الضحایا الی اللہ اعلاھا واسمنھا۔

یعنی خدا تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا جانور فربہ اور بہت ہی عمدہ ہونا چاہیئے

۲۔ قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے یا اپنے سامنے ذبح کروائے

۳۔ قربانی نماز عید اور خطبہ عید کے بعد دی جائے۔ قربانی ۱۰-۱۱-۱۲ ذوالحجہ تک تین دن کی جا سکتی ہے۔

۴۔ جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی کرنے تک حجامت نہ کرائے۔

۵۔ بکرے کی قربانی ایک آدمی کی طرف سے گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات اشخاص شامل ہو سکتے ہیں۔

۶۔ قربانی کا جانور۔ بکری بھیڑ دو دانتہ جس کے دو دانت بڑے نکل آئے ہوں ہونا چاہیئے دنبہ کم ورنہ ہو تو چھ ماہ کا بھی قربانی کے لئے جائز ہے۔

# اسلام کا رکن ——— حج

### (۱)

ماہ ذوالحجہ کا چاند نکل چکا ہے مسلمان صاحب حیثیت ان ایام میں فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے مشرق و مغرب سے مکہ معظمہ پہونچ رہے ہیں۔ فریضہ حج خدا تعالیٰ کی وحی سے ہر اس مسلمان پر فرض ہے جس کے پاس اس فریضہ اور عبادت کی ادائیگی کے لئے واجبی اخراجات ہوں اس کی جسمانی صحت اچھی ہو اور اس کی زندگی سفر حج میں ہر قسم کے خطرہ سے محفوظ ہو حج ماہ ذوالحجہ کی آٹھ۔ نو اور دس تاریخ کو ہوتا ہے حج صرف اس مقدس اور عظیم جگہ کی زیارت ہی نہیں ہے جہاں سرور کائنات مخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ ہوئی۔ جہاں تاریخ اسلام کے اہم ترین واقعات رونما ہوئے۔ بلکہ حج اخوت اسلامیہ کا علمبردار بھی ہے کیونکہ اکناف عالم سے ہر رنگ و نسل کے مسلمان ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر اکٹھے ہوتے ہیں اور یہ عبادت بجا لاتے ہیں اور اس مقدس روایات کی تجدید کرتے ہیں جن کا تعلق حضرت ابراہیم، حضرت ہاجرہ، حضرت اسمٰعیل علیہم السلام اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ سے ہے۔ ان عظیم الشان ہستیوں کی قربانی ایثار اور ان کے بلند اخلاق اور صفات حسنہ کا گہرا اثر ہر سچے نیت کے حج کرنے والا اپنے اندر ایک روحانی انقلاب محسوس کرتا ہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حج کی عبادت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

من حج ولم یفسق خرج کیوم ولدتہ امہ۔

یعنی جس شخص نے حج کیا اور اس میں کسی قسم کی عہد شکنی نہیں کی اس کی شان عفت اور پاکیزگی کے لحاظ سے بالکل اس دن کی ہے جس دن کہ اس کی والدہ نے اس کو جنا ہو۔ حضور کے ارشاد مبارک میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ حج ایک ایسی عظیم عبادت ہے۔ جو انسان میں خارق عادت تبدیلی کر سکتی ہے اور ایسا انسان بچے کی طرح معصوم ہو جاتا ہے۔

### (۲)

سنہ ۱۰ ہجری کا حج حجۃ الوداع کہلاتا ہے اور اس حج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی پر سوار ہو کر جو خطبہ پڑھا اسے تاریخی اصطلاح میں خطبہ حجۃ الوداع کہا جاتا ہے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اے مسلمانو میری نصیحت سن لو کیونکہ مجھے علم نہیں کہ اس سال کے بعد پھر کبھی میں اس موقع پر تم سے ملاقات کر سکوں۔

اے لوگو! تمہارے خون اور تمہارے اموال قیامت تک کے لئے اسی عزت و حرمت کے مستحق ہیں۔ جس طرح تم آج کے دن اس مہینے کی اور اس شہر کی حرمت کرتے ہو۔

اے لوگو! عورتوں کا تم پر حق ہے وہ تمہارے ہاتھوں میں خدا کی امانت ہیں۔

اے لوگو! اچھی طرح سے سن لو کہ تمام مسلمان آپس میں بھائی ہیں۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے مال میں بغیر رضامندی کے تصرف کرے۔

اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارا رب ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے تم سب آدم کی اولاد ہو آدم مٹی سے پیدا ہوا تھا تم میں قابل عزت خدا کے حضور صرف متقی ہے ہاں عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں ہاں صرف تقویٰ کی بناء پر ایک دوسرے پر فضیلت ہے

آپ کا یہ آخری پیغام ہر اس مسلمان کے لئے باعث برکت و سعادت ہے جو سنتے ہیں اور عمل کرتے ہیں اور اخلاق کی ایسی سطح جو تمام اقوام عالم کو دعوت شمولیت دے رہا ہے اس پیغام میں یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام رنگ و نسل و قومیت کے سخت خلاف ہے۔ یہ وہ دلربا پیغام ہے جو امن عالم کے لئے راستہ تعمیر کرتا ہے اور اقوام عالم کے باہمی تعلقات کو استوار کرتا ہے انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے خوشگوار فضا پیدا کرتا ہے۔ ہاں ایسی فضا جس میں ہر شخص امن اور راحت محسوس کرتا ہے۔

الغرض فریضہ حج فرزندان توحید کی قومی۔ ملی اور انفرادی مشکلات کا حل پیش کرتا ہے اور اصلاح نفس اور اخوت اسلامیہ کے قیام میں زبردست ممد ہے مشہور عیسائی لبنانی مورخ ڈاکٹر ہٹی (HITTI) نے فریضہ حج کی فضیلت کا اعتراف کرتے ہوئے تحریر کیا ہے

وقد ادرک الاسلام نجاحا لم یتفق لدین آخر من ادیان العالم فی القضاء علی فوارق الجنس واللون والقومیۃ ۲ تاریخ العرب ج ۱

۲ یعنی اسلام کو جملہ مذاہب عالم میں سے رنگ ونسل و قومیت کے امتیاز کے ختم کرنے میں عظیم کامیابی ہوئی ہے۔

# وعدہ جات چندہ وقفِ جدید بابت سال ۱۹۶۷ء

مندرجہ ذیل احباب نے اپنے وعدہ کے ساتھ ہی چندہ بھی ادا فرما دیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ان کے اسماء دعا کے لئے پیش ہیں (ناظم مال وقفِ جدید)

## فہرست نمبر (۴)

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ | الطاف احمد صاحب گوجرہ ضلع سیالکوٹ | .. | ۶ |
| ۲ | نور النساء محمود النساء صاحبہ " " | .. | ۶ |
| ۳ | سید محمود احمد صاحب ناصر و صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ | .. | ۱۰ |
| ۴ | مستری محمد حسین، خلیل احمد صاحبان دار النصر ربوہ | .. | ۶ |
| ۵ | میاں عبد الرحیم احمد صاحب ربوہ | .. | ۳۶ |
| ۶ | ایم عبد المالک صاحب، مبارک علی صاحب ڈسٹرکٹ زراعت انسپکٹر سیالکوٹ | .. | ۲۴ |
| ۷ | " " بچوں کی طرف سے | .. | ۱۲ |
| ۸ | نواب عباس احمد خاں صاحب | .. | ۲۰۰ |
| ۹ | کرم بی بی صاحبہ چک نمبر ۸۹ ج۔ب لائل پور | .. | ۸ |
| ۱۰ | صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ ربوہ | .. | ۲۵ |
| ۱۱ | صاحبزادہ مسرور احمد صاحب | .. | ۷ |
| ۱۲ | صاحبزادی ناصرہ بیگم از طرف حضرت مصلح موعودؓ | .. | ۵۵ |
| ۱۳ | صوفی محمد ابراہیم صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ | .. | ۳۰ |
| ۱۴ | عنایت اللہ صاحب ۱۲۸/۹۔ل ضلع ساہیوال معہ اہلیہ صاحبہ | .. | ۱۲ |
| ۱۵ | منظور احمد خاں صاحب خزانچی خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ معہ بچگان | .. | ۱۳ |
| ۱۶ | چوہدری عبد المومن صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ دار الصدر شرقی | ۵۰ | ۱۲ |
| ۱۷ | عاشق محمد صاحب باگڑ سرکانہ ضلع ملتان | .. | ۶ |
| ۱۸ | ڈاکٹر منیر احمد صاحب پیرکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ | .. | ۶ |
| ۱۹ | محمد یوسف صاحب مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ | ۱۴ | ۶ |
| ۲۰ | مقصود احمد صاحب گل منگولانی ضلع سیالکوٹ | ۵۰ | ۱۲ |
| ۲۱ | اہلیہ ملک عبد العظیم صاحب ربوہ | .. | ۸ |
| ۲۲ | ماسٹر ضیاء الدین صاحب " | .. | ۷ |
| ۲۳ | شریف احمد صاحب " | .. | ۶ |
| ۲۴ | سید عبد السلام صاحب دار الصدر شرقی ربوہ مع اہلیہ | ۲۴ | ۱۰ |
| ۲۵ | عبد العزیز صاحب راجوری محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ | .. | ۲۲ |

## اعلان ولادت

میری بیٹی رفیعہ اہلیہ منیجر چراغ الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۲۳ر۲ کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں نومولود کی درازی عمر و خادمِ دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ممتاز فقیر اللہ اہلیہ فقیر اللہ خاں صاحب مرحوم)

## اعلانات نکاح

۱۔ سید بشارت حسین ابن سید ولایت شاہ صاحب مرحوم کا نکاح مکرم مولوی ابو العطاء صاحب نے مسجد مبارک ربوہ میں مورخہ ۲۳ر۲ کو بعوض اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر سیدہ عزیزہ بیگم بنت سید المعتبر علیشاہ صاحب چک نمبر ۱۱۶ جنوبی ضلع سرگودہا سے پڑھا۔ احباب سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ یہ نکاح فریقین کے لئے بابرکت ہو۔ (سید بشیر احمد ریلوے انسپکٹر لائلپور)

۲۔ خاکسار کے برادر نسبتی عزیز مسعود احمد خاں صاحب ولد چوہدری ستار الدین خاں صاحب آف چک ۳۲ ضلع شیخوپورہ کا نکاح محترم چوہدری عبد الرحیم خاں صاحب کاٹھ گڑھی کی صاحبزادی عزیزہ امۃ الحمید صاحبہ کے ساتھ تین ہزار روپیہ حق مہر پر ۲۰ فروری ۱۹۶۷ء کو مسجد مبارک میں مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک کرے اور اسے اپنے فضل سے بہتر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ (خاکسار عنایت اللہ خاں انسپکٹر نیشنل بنک ملتان)

# تعمیر مسجد کیلئے زیورات کی پیشکش

## احمدی مستورات کے نیک نمونے

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک خانہ خدا تعالیٰ کی تعمیر کے لئے حسب ذیل بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازے آمین

۱۶۶۔ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم گوجرانوالہ ۔ جھمکیاں طلائی ایک جوڑی

۱۶۷۔ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ بنت چوہدری محمود احمد صاحب چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا ۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد

۱۶۸۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ یزدان لاہور ۔ کڑا طلائی ایک عدد

۱۶۹۔ محترمہ بیگم ایچ اختر صاحب ۔ چوڑی طلائی ایک عدد

۱۷۰۔ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ محمود احمد صاحب لاہور ۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

# لجنات اماء اللہ کیلئے شعبہ اصلاح و ارشاد کا پروگرام

۱۔ ماہ اپریل میں لجنات اصلاح و ارشاد کے لئے ایک جلسہ خاص اہتمام کے ساتھ منعقد کریں جس میں زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت مستورات کو بھی شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اس جلسہ کی رپورٹ مرکز میں ضرور بھجوائیں۔

۲۔ اصلاح و ارشاد کا چندہ ہر ماہ باقاعدگی سے جمع کریں اور مرکز میں بھجوائیں۔

۳۔ ہر احمدی بہن کسی نہ کسی غیر از جماعت بہن کی احمدیت کے بارہ میں غلط فہمیوں کو رفع کرنے کی کوشش کرے۔

۴۔ غیر از جماعت مستورات کے ایڈریس مرکز میں بھجوائیں تا انہیں لٹریچر بھجوایا جائے۔

۵۔ مرکز سے لٹریچر منگوائیں اور تقسیم کریں اور اس کی مرکز کو اطلاع دیں۔

۶۔ سلسلہ کی اہم کتب زیر مطالعہ رکھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

۷۔ اسلام اور احمدیت کے اہم اختلافی مسائل پر لجنات کے اجلاسوں میں تقاریر کریں اور تمام بہنوں کو یہ مسائل اور ان کے دلائل سکھانے اور یاد کرانے کی کوشش کریں۔

۸۔ اصلاح و ارشاد سے متعلق جملہ مساعی کی رپورٹ باقاعدگی سے ہر ماہ بھجوائیں۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)


قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے خریدتے وقت شفاخانہ رفیق حیات کا لیبل ضرور دیکھ لیا کریں۔

ربوہ میں ہر بڑے جنرل سٹور سے خرید لیں۔
لائلپور میں کرم سینڈل ہال گول منیش محلہ
کوئٹہ میں عبد الرحمٰن خاں صاحب طوغی روڈ
کراچی میں اسد لو راورد فروٹ ہی کا حلی سید غلام شاہ صاحب احمدیہ ہال میکلوڈ روڈ لیں

تاجر احباب ہمارے سٹاکسٹ ربوہ جنرل سٹور ربوہ سے معقول کمیشن پر خرید سکتے ہیں۔

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ
ٹرنک بازار سیالکوٹ

اکسیر اُبھارہ حیوانات

فی پیکٹ ایک روپیہ درجن بازیادہ پر کمیشن دو درجن یا زائد پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

خوشخبری

حکیم نظام جان اینڈ سنز گولبازار ربوہ والی دکان
ٹاؤن کمیٹی والی دکانوں میں منتقل ہو چکی ہے

# وصایا

**ضروری نوٹ:** مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان اور سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

---

**مسل نمبر ۱۸۶۴۸:** میں نسیم احمد خالد ابن چوہدری بشیر احمد صاحب، قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مراڑہ ڈاک خانہ مراڑہ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲؍دسمبر ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے اس وقت ۱۰۰/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ والدین کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ (شرط اول ۲ روپے)

العبد: نسیم احمد خالد ابن چوہدری بشیر احمد صاحب حال ۴۳ فضل عمر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد: سردار رفیق احمد منتظم تعلیم و تربیت خدام الاحمدیہ فضل عمر ہوسٹل۔ ربوہ۔

گواہ شد: سردار لطیف احمد۔ زعیم مجلس خدام الاحمدیہ فضل عمر ہوسٹل ربوہ

**مسل نمبر ۱۸۶۴۹:** میں فاطمہ بی بی بیوہ بھولا پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ بیعت جنوری ۱۹۳۶ء ساکن محلہ دارالیمن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ۔ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر مبلغ دو صد روپے تھا۔ جو میں نے اپنے خاوند سے وصول کر لیا تھا۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ ڈنڈیاں طلائی دو عدد وزنی ۹ ماشہ یکصد روپیہ۔ کل رقم مبلغ تین صد روپے۔

مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد یا آمد نہیں ہے اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کر دوں۔ یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت آج مورخہ ۱۷/۱۲/۶۶ سے نافذ فرمائی جاوے۔

الامۃ: نشان انگوٹھا فاطمہ بی بی

گواہ شد: محمد اسمٰعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن

گواہ شد: مظفر حسین سیکرٹری امور عامہ دارالیمن ربوہ

**مسل نمبر ۱۸۶۵۰:** میں رحیب النساء بیوہ محمد ابراہیم مرحوم قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر ۷۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ، صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا حق مہر ۱۳۰۰/- روپے تھا۔ جو میں نے خاوند مرحوم سے وصول کر لیا تھا جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں، یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو مجھے ایک لڑکے کی طرف سے ۲۵ روپے اور ایک نواسے کی طرف سے پانچ روپے کے حساب سے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت آج مورخہ ۱۳/۱۲/۶۶ سے نافذ فرمائی جائے۔

(شرط اول ۲ روپے)

الامۃ: نشان انگوٹھا رحیب النساء معرفت والدہ محمود احمد دارالیمن شرقی ربوہ۔

گواہ شد: محمد اقبال احمد معرفت والدہ محمود احمد محلہ دارالیمن۔ ربوہ

گواہ شد: مصباح الدین احمد۔

**مسل نمبر ۱۸۶۵۱:** میں امۃ القدیر بنت علی محمد صاحب بی اے بی ٹی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ میری ماہوار تنخواہ پر ہے جو اس وقت ۲۶۴ روپے ماہوار ہے میں اپنی آمد کی جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں، اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

نیز میری وفات کے بعد میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نوٹ: میرا مہر مبلغ ۱۵۰۰/- روپے تھا۔ جو میرے شوہر مرحوم زندگی میں ادا نہیں کر سکے۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ سمجھی جائے۔

شرط اول تین روپے پچاس پیسے۔

الامۃ: امۃ القدیر ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ۔

گواہ شد: عبدالرحمٰن شاکر کارکن دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد: علی محمد بی اے بی ٹی۔ ربوہ۔

**مسل نمبر ۱۸۶۵۲:** میں حمید اللہ خان ولد محمد عبداللہ خان قوم جندران پیشہ ٹھیکیداری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن نواب شاہ ضلع نواب شاہ صوبہ خیرپور ڈویژن۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ اپریل ۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

۱۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔

۲۔ اس وقت میں ٹھیکیداری کرتا ہوں اور تقریباً دو صد روپے ماہوار آمد ہوتی ہے لیکن میری یہ آمد غیر معین ہے جو کہ بڑھتی اور کم ہوتی رہتی ہے۔

۳۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ ہاں اگر میں اپنی زندگی میں کسی پیدا کردہ جائداد کا کوئی حصہ جائداد کے حصہ کے طور پر داخل خزانہ کر دوں تو وہ منہا کر دی جائے گی۔

۴۔ آج سے آمد پر ماہوار چندہ ۱/۱۰ حصہ کے حساب سے ادا کر دیا کروں گا۔

میری یہ وصیت جنوری ۱۹۶۷ء سے نافذ فرمائی جاوے میری یہ وصیت ہر طرح قائم و دائم رہے گی۔

شرط اول تین روپے پچاس پیسے،

العبد: حمید اللہ خان نواب شاہ حال نرائن داس بلڈنگ سوکھا تالاب لاڑکانہ

گواہ شد: عبدالغفور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاڑکانہ

گواہ شد: سلطان احمد انسپکٹر بیت المال نمبر ۶۷۷۶ - صدر انجمن احمدیہ۔

**مسل نمبر ۱۸۶۵۳:** میں مسماۃ انوری بیگم زوجہ محمد اکبر خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال بیعت ۱۹۴۷ء ساکن چک ۵۹۱ گ ب گنگا پور ڈاکخانہ گنگا پور چک ۵۹۱ گ ب۔ ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴؍جون ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد کوئی نہیں۔ زیور حسب ذیل ہے:-

بالی سونے کی ایک تولہ قیمت ۱۲۰/-

انگوٹھی سونے کی ۱/۲ تولہ قیمت ۶۰/-

ٹکہ طلائی دس ماشہ قیمت ۱۰۰/-

پازیب نقرئی ۱/۲ سیر قیمت ۸۰/-

مہر بذمہ خاوند واجب الادا ۵۰۰/-

کل میزان ۸۶۰/-

مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس وقت مجھے کوئی آمد نہیں۔ اگر کبھی کوئی ذریعہ آمد پیدا ہوا تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو یا کوئی اور جائداد میں اپنی زندگی میں پیدا کر دوں یا وراثت میں کوئی جائداد میرے نام آوے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جاوے۔

(شرط اول پانچ روپے)

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ: - انوری بیگم۔

گواہ شد: محمد اکبر بقلم خود خاوند موصیہ۔ امیر جماعت احمدیہ گنگا پور چک نمبر ۵۹۱ گ ب ضلع لائل پور۔

گواہ شد:... اصغر علی خان بقلم خود موصی نمبر ۱۷۵۳۹ ساکن گنگا پور چک ۵۹۱ گ ب ضلع لائل پور

---

## مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

باوجود بار بار اعلان کے ابھی تک متعدد مجالس نے سال رواں کے لئے اپنے منظور بجٹ مرکز کو نہیں بھجوائے ہیں۔

قائدین حضرات کو چاہیئے کہ اپنی اپنی مجلس کا جائزہ لیں اگر بجٹ مرکز کو نہیں بھجوایا گیا تو جلد ارسال کریں۔

اس بات کا بھی اہتمام کریں کہ تمام وصول شدہ رقم ہر ماہ کی ۳۰ تاریخ تک مرکز کو ارسال کر دیں۔

(سمیع اللہ سیال مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

---

صرف چھ روپے میں ماہنامہ انصار اللہ ربوہ جیسے بلند پایہ تربیتی رسالہ کے بارہ شمارے حاصل کیجئے
قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ

# اُردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کے عبوری دَور سے جلد تر نکلنے کی کوشش کرنی چاہئیے

## ہمارے طلباء کے لئے ضروری ہے کہ وہ اُردو کے ساتھ ساتھ انگریزی کے بھی ماہر ہوں

### محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل ٹی آئی کالج کی پریس ملاقات

ربوہ ـــــ محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹیب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے پاکستان میں ذریعہ تعلیم کو انگریزی سے اردو میں منتقل کرنے کی ضرورت اور اس کی ہمہ گیر افادیت کے ساتھ ساتھ ملک کی دفاعی اور بین الاقوامی ضروریات کے پیش نظر انگریزی زبان بھی سیکھنے اور اس میں مہارت حاصل کرنے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔

قاضی صاحب محترم پاکستان آرمی کے ایک بورڈ میں شامل ہونے کے بعد اپنے تاثرات بیان کر رہے تھے۔ اس بورڈ نے تعلیم الاسلام کالج اور دوسرے کالجوں کے نوجوانوں کو انٹرویو کیا تھا جنہوں نے پاکستان آرمی کمیشن کے لئے درخواست دے رکھی تھی۔

محترم قاضی صاحب نے اردو کی مسلّمہ افادیت اور ضرورت کے دوش بدوش انگریزی سیکھنے اور انگریزی میں مہارت پیدا کرنے کی ضرورت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا تعلیمی نقطۂ نگاہ سے آجکل ہم ایک عبوری دور میں سے گذر رہے ہیں۔ جس میں ہمارا نظام تعلیم بجا طور پر انگریزی سے اردو میں منتقل ہو رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اپنی مخصوص روایات کے تحفظ، قومی جذبہ کے فروغ، اور خود طلباء کے ذہنی و فکری ارتقاء کے لئے نظام تعلیم کا اردو میں منتقل ہونا ازبس ضروری ہے۔ لیکن نظام تعلیم کے اردو میں منتقل ہونے کا یہ عمل جلد از جلد مکمل ہو جانا چاہئیے۔ تاکہ نظام تعلیم میں دو عملی کی موجودہ کیفیت کے ختم ہونے سے ہمارا نظام تعلیم تذبذب بے یقینی، اور گومگو کا شکار ہونے کی بجائے خود داری، اعتماد اور یقین کی صحت مند فضا میں پنپ سکے

محترم قاضی صاحب نے مزید فرمایا کہ عبوری دور کے لمبا ہونے نیز تذبذب اور بے یقینی کی موجودہ کیفیت کے طول پکڑنے کا نتیجہ یہ ہے کہ قدرتی ردّعمل کے طور پر انگریزی زبان کے خلاف تعصب نامناسب طور پر شدّت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ طلباء اور اساتذہ انگریزی کی طرف اتنی توجہ نہیں دے رہے جتنی کہ انہیں دینی چاہئیے۔ چنانچہ طلباء کا انگریزی کا معیار دن بدن پست ہوتا جا رہا ہے۔ موجودہ دو عملی کی وجہ سے طلباء نہ پورے طور پر اردو ہی سیکھ پاتے ہیں اور نہ انگریزی۔ اس طرح ذریعہ تعلیم کو آسان بنانے کا مقصد بھی پورا نہیں ہو رہا اور ملک کی دفاعی اور بین الاقوامی ضروریات کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے۔

محترم قاضی صاحب نے فرمایا ملکی اور قومی ضروریات کے علاوہ ہماری جماعت کے طلباء کے لئے جماعتی ضروریات کے پیش نظر بھی اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں مہارت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اردو ہی نہیں بلکہ ایک حد تک عربی اور فارسی کا علم حاصل کئے بغیر ہمارے طلباء کی دینی تعلیم و تربیت مکمل نہیں ہو گی۔ اور انگریزی میں مہارت حاصل کئے بغیر وہ بیرونی ممالک سے کوئی رابطہ نہ پیدا کر سکیں گے۔ نہ تجارت کی غرض سے نہ سیاحت کی غرض سے نہ پاکستانی یا اسلامی خیالات اور تعلیمات کی اشاعت کی غرض سے

اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کے ساتھ ساتھ انگریزی بھی سیکھنے اور اس میں مہارت حاصل کرنے کی اہمیت واضح کرنے کے بعد آپ نے ایک مشترکہ فرض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ان حالات میں قومی و ملکی ضروریات اور تقاضوں کے پیش نظر ماہرین تعلیم، اساتذہ، طلباء اور طلباء کے والدین کو یہ احساس ہونا چاہئیے کہ تعلیم کو آسان کرنا ہی ایک کام نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ تعلیم کو مفید اور موثر بنانا بھی ضروری ہے۔

آپ نے انتباہ کے رنگ میں فرمایا ترقی کی دوڑ میں وہی قومیں آگے نکل جائیں گی جو مختلف علوم اور مختلف زبانوں میں ترقی کریں گی۔ لہٰذا ہمارے قومی و ملکی اور بین الاقوامی مفادات کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ذریعہ تعلیم کو انگریزی سے اردو میں منتقل کرنے کے عبوری دور میں سے جلد تر نکلنے کی کوشش کریں تاکہ قومی زبان کے ذریعہ تعلیم ہو جانے سے طلباء کے ذہنی و فکری ارتقاء میں مدد ملے اور پھر انگریزی سیکھنے اور اس میں مہارت حاصل کرنے سے بھی غافل نہ ہوں تاکہ ملک کی دفاعی، صنعتی و تجارتی اور بین الاقوامی ضرورتیں باحسن وجوہ پوری ہو سکیں۔

محترم قاضی صاحب نے فرمایا اردو کی ہمہ نوع ترقی کے ساتھ ساتھ طلباء کا انگریزی کا معیار نہیں گرنا چاہئیے بلکہ اسے بھی بلند سے بلند تر کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔

آپ نے اس امر پر بھی خاص زور دیا کہ طلباء کو یہ کوشش بھی کرنی چاہئیے کہ ان کی عام معلومات زیادہ سے زیادہ وسیع ہوں فی زمانہ قومی و ملکی اور بین الاقوامی حالات اور ان میں رونما ہونے والی نت نئی تبدیلیوں سے باخبر رہنا ازبس ضروری ہے۔

آپ نے فرمایا کہ کالج میں آئندہ اخباری معلومات پر بھی انعام ملا کرے گا۔

## جلسہ سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام

امسال ۲۲ مارچ ۱۹۶۷ء کو عید الاضحیہ اور ۲۳ مارچ ۱۹۶۷ء کو یوم جمہوریہ ہے۔ لہٰذا جماعتیں جلسہ سیرۃ مسیح موعودؑ ۲۱ مارچ کو منعقد کریں اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔ اور جلسہ کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

## ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• لاہور ۱۷ مارچ۔ گورنر مغربی پاکستان جناب محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ صوبہ بھر میں حالیہ بارشوں کی وجہ سے اس سال گندم کی فصل اچھی ہو گی۔ بارش کے باعث گندم، چاول، بناسپتی گھی اور خوردنی تیلوں کی قیمتیں کافی حد تک کم ہو گئی ہیں۔ منڈیوں میں فصل آنے تک کافی مقدار میں اناج درآمد کیا جا چکا ہے تاہم گندم کی قیمتیں متوازن رکھنے کے لئے حکومت نے ملکی وسائل سے پانچ لاکھ ٹن گندم درآمد کر کے محفوظ ذخیروں میں رکھنے کا فیصلہ کیا ہے انہوں نے کل شام اپنی ماہانہ نشری تقریر میں یہ بات بتائی۔

• نئی دہلی ۱۷ مارچ۔ کل اترپردیش میں کانگریسی حکومت کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ تمام بڑے بڑے شہروں میں مکمل ہڑتال رہی جلوس نکالے گئے۔ اور مظاہرے کئے گئے۔ خاص طور پر میرٹھ، رائے پور، لکھنؤ، ڈیرہ دون اور ہردوار میں زبردست ہنگامے ہوئے ہیں۔ لکھنؤ میں وزیر اعلیٰ مسٹر گپتا اور گورنر کی رہائش گاہ کے باہر ہزاروں افراد نے مظاہرہ کیا اور کانگریس مردہ باد کے نعرے لگائے۔ بعد میں ایک جلسہ ہوا جس میں گورنر کے اقدام کو غیر آئینی قرار دیا گیا۔

• نئی دہلی ۱۷ مارچ۔ کل رات اترپردیش کانگریس کے ایک لیڈر اور صوبائی اسمبلی کے رکن مسٹر درباری لال کو چلتی ٹرین میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ قاتلوں نے پانچ بار ان پر فائرنگ کی اور جب تک یہ اطمینان نہیں ہو گیا کہ درباری لال مر چکے ہیں، اس وقت تک فرار نہیں ہوئے۔

• میرپور آزاد کشمیر۔ ۱۷ مارچ۔ مرکزی وزیر داخلہ و امور کشمیر ریئر ایڈمرل اے آر خان نے کہا ہے بھارت جب تک کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کو تسلیم نہیں کرتا اس وقت تک اس مسئلہ سے بامقصد بات چیت نہیں کی جا سکتی۔

وزیر داخلہ کل میرپور میں بھارت کے وزیر خارجہ کے اس بیان پر تبصرہ کر رہے تھے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ بھارت پاکستان سے ہر وقت بات چیت کرنے پر تیار ہے۔

• لاہور ۱۷ مارچ۔ کل صبح ایک سرکاری پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ گورنر مغربی پاکستان نے مولوی احتشام الحق تھانوی، مولوی غلام غوث ہزاروی، مولوی محمد حسین نعیمی اور مولوی اظہر حسین زیدی اور مولوی ابوالاعلیٰ مودودی کو رہا کرنے کا حکم دیا ہے۔ جنہیں ۲۹ جنوری کو ڈیفنس آف پاکستان رولز کی دفعہ ۳۲ کے تحت گرفتار کیا گیا تھا۔ حکم کے تحت آج ان علماء کو رہا کیا جا رہا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴